REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61 / 57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷

شمارہ ۱۶

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۱ جمادی الاوّل ۱۳۹۸ھ   ۲۰ شہادت ۱۳۵۷ ہش   ۲۰ اپریل ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ اپریل (شہادت) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں ۸ اپریل کی شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

★ ــــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال حیدرآباد وکلکتہ کے سفر میں ہیں۔ اور حسب پروگرام عنقریب واپس تشریف لانے والے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں سفر وحضر میں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

★ ــــ مقامی طور پر سب درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں بابرکت مجلسِ مشاورت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب

ایجنڈے کی مختلف النوع تجاویز پر جماعتی غور وفکر اور فیصلہ جات

ربوہ۔ جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں تین روزہ مجلسِ مشاورت ۳۱ مارچ، یکم و ۲ اپریل ۱۹۷۸ء خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع وعریض ہال "ایوانِ محمود" میں منعقد ہوئی۔ پہلے روز چار بجے سہ پہر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایوانِ محمود میں تشریف لاکر اجتماعی دُعا فرمائی۔ اور پھر اپنے نہایت بصیرت افروز خطاب کے ساتھ مجلس کا افتتاح فرمایا۔ اِس خطاب میں حضور نے قرآن مجید کے ارشاد وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (الشوریٰ: ۳۹) کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ احباب کو پورے غور وفکر اور دیانتداری کے ساتھ اپنی آراء پیش کرنی چاہئیں۔ لیکن جب خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی فیصلہ صادر ہوجائے تو پھر پورے عزم کے ساتھ اس فیصلہ کو کامیاب بنانے کی انفرادی واجتماعی ذمہ داری کو پورا کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی دُعاؤں پر زور دینا چاہیئے اور اس امر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ نتیجہ نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہماری تدابیر کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ جب تک کہ دُعاؤں کی برکت سے اُن میں زندگی کی حقیقی رُوح پیدا نہ ہو۔ حضور نے فرمایا اِس وقت دُنیا میں اسلام کے حق میں آہستہ آہستہ ایک انقلابی تبدیلی رُونما ہورہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اِس سلسلہ میں اپنی تدابیر اور دُعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیں۔ اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کریں کہ وہ جلد سے جلد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو دُنیا میں غالب کرے۔ آمین۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دُعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجے سہ پہر ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ ملک کے اطراف وجوانب سے تشریف لانے والے احمدی جماعتوں کے نمائندگانِ کرام نے کھڑے ہو کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سُورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت فرمایا۔ جس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد وتعوذ اور سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اِس وقت ہم جماعتِ احمدیہ کی سالانہ مجلسِ شوریٰ کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وَ اَمرھم شوریٰ بینھم فرماکر ہر اہم معاملہ میں باہمی مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے بعض معاملات وقتی ہوتے ہیں جیسے ہم ہر سال بجٹ بناتے ہیں۔ اور پھر اس پر غور کرکے فیصلے کرتے ہیں۔ لیکن بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں جو لمبے زمانہ تک اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہم اِن سب معاملات پر باہم مشورہ کرکے غور کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے مشورہ اور عزم کو ایکدوسرے سے باندھ دیا ہے۔ چنانچہ جہاں مشورہ کا حکم دیا وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب کوئی فیصلہ ہوجائے تو پھر پورے عزم کے ساتھ اسے پورا کرنے کی اجتماعی اور انفرادی ذمہ داری کو پورا کرو۔ حضور نے فرمایا عقلاً مشورہ کی یہ شکلیں بنتی ہیں (۱) متفقہ فیصلہ جسے خلیفۂ وقت منظور کرلے۔ (۲) اکثریت رائے کا فیصلہ جسے خلافت کی منظوری حاصل ہو۔ (۳) خلیفۂ وقت کم تعداد والوں کی رائے کو منظور کرلے۔ (۴) خلیفۂ وقت متفقہ فیصلہ کو رد کردے۔ اِن سب صُورتوں میں اسلام کا حکم یہی ہے پہلے پوری دیانت داری اور پورے غور وفکر کے بعد اپنی رائے پیش کرو۔ لیکن جب خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی فیصلہ ہوجائے تو

(آگے دیکھئے صہ۳ پر)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء

ربوہ- ۳۱ امان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بات مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے بعد حضور نے مجلسِ مشاورت کے پیشِ نظر نمازِ جمعہ اور نمازِ عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ حضور کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا ملخّص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور نے تشہد وتعوذ اور سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دِل میں حقیقی اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ (اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد ۲۹) قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ ہدایت کی راہ اُسے ہی ملتی ہے جو خدا کی طرف جُھکتا ہے۔ دِل اور زبان سے اس پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے۔ اور پھر اس کے مطابق اعمال بجالاتا ہے۔ ایسے شخص کی زندگی حقیقی سکینت اور خوشی اور اطمینان کی کیفیت سے معمور ہوتی ہے۔ یوں تو دُنیا میں بہت سے ایسے گروہ اور ممالک موجود ہیں جو دُنیوی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہیں۔ لیکن اگر ہم ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو دیکھیں تو حقیقی اطمینان سے وہ محروم ہوتے ہیں۔ اور وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ ہم اطمینان وسکینت سے محروم ہیں۔ حضور نے فرمایا ذِکر کے معنے یہ ہیں کہ انسان ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد کرتا رہے۔ اور اُسے یاد کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے اُوپر ہر آن اور ہر ساعت نازل ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ پر غور کرے۔ اپنی بے کسی کو پیشِ نظر رکھے اور پھر سوچے کہ کس طرح ہر ساعت اور ہر آن اُس کی

(باقی دیکھئے صہ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے نفضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ربوہ میں ۵۹ ویں مجلسِ مشاورت کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

قرآنِ عظیم کی وسیع اشاعت اور احبابِ جماعت کے غیر معمولی اخلاص و فدائیت کا تذکرہ

ربوہ۔ حسبِ سابق امسال بھی جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلسِ مشاورت تین دن جاری رہی۔ اس کا پہلا اجلاس ۳۱ مارچ کو تیسرے پہر منعقد ہوا جس میں افتتاحی دُعا اور خطاب کے بعد حضور نے مختلف اہم تربیتی۔ اصلاحی۔ تنظیمی اور مالی اُمور کے بارہ میں تجاویز پر غور کرنے کے لئے نمائندگان کے مشورہ سے چار سب کمیٹیوں کی تشکیل فرمائی۔ اگلے روز یکم اپریل کو شوریٰ کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ اور پھر آج اس کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ ان چاروں اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی جملہ سفارشات پر غور کیا گیا۔ نمائندگانِ کرام نے حضور کے ارشاد پر اپنی آراء پیش کیں۔ اور وقتاً فوقتاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام کو نہایت اہم اور قیمتی نصائح سے نوازتے رہے۔ شوریٰ کے جملہ اجلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہی صدارت میں منعقد ہوئے۔ امسال مختلف اطراف و جوانب کی احمدی جماعتوں کے جو نمائندے مجلسِ شوریٰ میں شامل ہوئے اُن کی تعداد ۵۷۸ تھی جبکہ زائرین کے طور پر شوریٰ کی کارروائی سُننے کے لئے ۱۲۶۴ ٹکٹ جاری کئے گئے۔ خواتین نے ایوانِ محمود کی گیلری میں برعایت پردہ بیٹھ کر شوریٰ کی کارروائی سُنی۔

شوریٰ کے دوسرے روز یکم شہادت کی شب کو دارالضیافت میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگانِ کرام کے لئے خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی از راہِ شفقت شرکت فرمائی۔ اِس طرح نمائندگان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ لنگرخانہ میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے کا خصوصی شرف ہوا۔

اختتامی اجلاس ۲ اپریل کو ساڑھے نو بجے صبح منعقد ہو کر پونے دو بجے بعد دوپہر تک مسلسل جاری رہا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور نے فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو جس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس کے حصُول کے سلسلہ میں اس کا قدم تیزی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مالی میدان میں بھی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی ہی قربانی پیش کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ اشاعتِ قرآنِ عظیم اور تبلیغِ اسلام کی مُہم میں بھی بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جس ہدایت کی ہر لحاظ سے تکمیل کر دی گئی تھی اس کی تبلیغ و اشاعت کی تکمیل خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی بشارت کے ماتحت آخری زمانہ میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ مقدر تھی۔ قرآن کریم کی جو آخری اور مکمل شریعت ہمیں دی گئی ہے اس کا تعلق نزولِ قرآن کے بعد سے شروع ہو کر قیامت تک ممتد رہے اور اس نے قیامت تک کے مسائل کو حل کرنا ہے۔ اِس لحاظ سے اس کی اشاعت کے سلسلہ میں جو چیز نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ (۱) دینی لحاظ سے دُنیا کے مختلف حصّوں کی ضروریات مختلف ہیں۔ (۲) زمانہ کے لحاظ سے بھی ہر زمانہ کی ضروریات مختلف ہیں۔ انہی ضروریات کے پیشِ نظر ہمارے بزرگوں نے اپنے اپنے زمانہ کی ضروریات کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر پیش کی۔ لیکن قرآن کریم کے حقیقی کمالات کا کامل اظہار لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ کی بشارت کے مطابق مہدی موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھا۔ یہی وہ بنیادی کام ہے جو جماعتِ احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی بساط کے مطابق قرآن کریم کے حقیقی کمالات کو دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیں کہ واقعی وہ قیامت تک کے تمام مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا اِس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر فرمودہ تفسیرِ کبیر گو مکمل تو نہیں ہو سکی۔ لیکن یہ دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے کہ قریباً تمام بنیادی ضروریات اس میں بڑی ہی عمدگی سے پوری ہو جاتی ہیں۔ یہ تفسیر اور اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمُودہ دیباچہ تفسیر القرآن ایسی چیزیں ہیں جن کی موجودہ زمانہ میں زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو انگریزی، ڈچ، جرمن اور سواحیلی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ خلافتِ ثالثہ کے آغاز تک ان تراجم کے ۵۳ ہزار نسخے شائع ہو چکے تھے۔ جس کے بعد اب خلافتِ ثالثہ کے گذشتہ بارہ سالوں میں خدا کے فضل سے ان کے ایک لاکھ نوّے ہزار نسخے طبع ہو کر دُنیا بھر میں پھیل چکے ہیں۔ اِس سلسلہ میں دُنیا کے مختلف ممالک کے ہوٹلوں میں قرآن کریم کے نسخے رکھنے کی جو تحریک مَیں نے کی تھی وہ بھی غیر معمولی طور پر بڑی کامیاب رہی۔ آئندہ دس سالوں میں صرف افریقن ممالک میں ہم نے قرآن کریم کے کم از کم ایک ملین نسخے رکھنے کا منصوبہ بنایا ہے لیکن میرے نزدیک بڑھتی ہوئی ضرورت کے لحاظ سے یہ بھی کم ہے۔ بہرحال ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس منصوبہ کو کامیاب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر خوشنُودی کا اظہار فرمایا کہ ہماری جماعت کے افراد خدا کے فضل سے بڑے ہی مخلص ہیں۔ اور وہ بڑی فدائیت اور ایثار کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہماری نئی پَود میں بھی بڑی بیداری اور اخلاص موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سخت سے سخت ابتلاؤں کے ایّام میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی خاطر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے گئے۔ انہوں نے ہر طرح کے مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کا مقابلہ کیا اور اپنی رفتار میں کمی نہ آنے دی۔ میرے نزدیک ہماری جماعت کے نوجوانوں کی بہت بھاری اکثریت کا نمونہ اور اخلاص ایسا ہے کہ اگر قیمتی سے قیمتی ہیرے اور جواہرات کے ساتھ بھی انہیں تولا جائے تو بھی ان کی قیمت نہیں پڑ سکتی۔ لیکن بہرحال انسان سے بعض اوقات کمزوری بھی سرزد ہو جاتی ہے۔ اس بشری کمزوری کا علاج یہ ہے کہ ہمیں کثرت کے ساتھ توبہ اور استغفار کرنی چاہیئے۔ اور ہمیشہ اِس امر کو مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم خدا کے فضل کے سہارے کے بغیر کبھی اس کے ابدی انعامات کے وارث نہیں بن سکتے۔

جب ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مَیں بھی خدا کے فضل کے بغیر جنّت میں نہیں جا سکتا۔ تو پھر ہم کیا اور ہماری بساط کیا؟ یہی وجہ ہے کہ مَیں ہمیشہ اِس امر پر زور دیتا ہوں کہ ہماری جماعت کو اپنی عاجزی اور انکساری کے مقام کو کبھی بھُولنا نہیں چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ ہی توکّل اور اُمید کا دامن بھی ہمیشہ تھامے رکھنا چاہیئے۔ اور اُن بشارتوں پر بھی کامل ایمان رکھنا چاہیئے جو اس زمانہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ اور ہمیشہ یہ دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپے رکھے آمین۔

حضور نے فرمایا کہ اب مغربی مفکرین بھی اِسلامی تعلیم کی عظمت اور برتری کو محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ اس اسلامی تعلیم پر عمل کہاں ہو رہا ہے؟ یہ وہ سوال ہے جس کے جواب کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ ہم نے اپنے عملی نمونہ سے اس کا جواب پیش کرنا ہے۔ ہمیں اسلام کی قوتِ احسان کے ساتھ دُنیا کے دلوں کو جیتنا ہے۔ اِس قوتِ احسان کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر احمدی ہر قسم کے فتنہ و فساد سے ہمیشہ اپنے دامن کو بچائے رکھے۔ اس کے دِل میں کسی کو دُکھ دینے کا کوئی دُور کا بھی ارادہ نہ آنے پائے۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والا ہو۔ اور ہمیشہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خدا تعالیٰ کے احسانات کو یاد کر کے اُس کے ذکر میں محو رہے کہ یہی ذکر کا اصل تصوّر ہے۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ صرف عادت ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اتنے آسان کام کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابدی جنّتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اگر انسان ذکرِ الٰہی کو اپنا شعار بنا لے تو پھر کوئی ابتلاء کوئی پریشانی اور مصیبت بھی ذکرِ الٰہی میں روک نہیں بن سکتی۔

آخر میں حضور نے فرمایا، ہم اُس خدا کو ماننے والے ہیں جس کی رحمت نے ہر شئے کا احاطہ کیا ہُوا ہے۔

(آگے صلا پر دیکھئے)

جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

پھر پُورے عزم کے ساتھ اس پر عمل کرو اور اسے کامیاب بنانے کی اجتماعی اور انفرادی ذمہ داری کو پُورا کرو۔ حضور نے فرمایا غلبۂ اسلام کی جدّ وجہد کے لئے گو ہماری حقیر مساعی میں اللہ تعالےٰ غیر معمولی برکت ڈال رہا ہے لیکن ہمیں ہمیشہ اس یقین پر قائم رہنا چاہیئے کہ نتیجہ نکالنا اللہ تعالےٰ کا کام ہے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی تدابیر کو انتہاء تک پہنچا دیں اور پھر اپنی دُعاؤں کو بھی انتہاء تک پہنچا دیں۔ اور ہمیشہ اِس یقین پر قائم رہیں کہ ہر مادی تدبیر ایک مُردہ لاشہ ہے جس میں زندگی کی رُوح اور حرکت دُعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے ہی پیدا کی جا سکتی ہے محض مادی تدابیر کبھی حیات بخش نہیں بن سکتیں جب تک کہ دُعاؤں کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل نہ کریں۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مادی لحاظ سے تو ٹوٹی ہوئی تلواریں ہی تھیں لیکن جب ان تلواروں کے ساتھ دُعا کی عظیم طاقت شامل ہوگئی تو اس نے ایک انقلابِ عظیم دُنیا میں بپا کردیا اور اسی کے نتیجہ میں یہ ٹوٹی ہوئی تلواریں لوگوں کی گردنیں کاٹنے کی بجائے ان کے قلوب کو جیتنے میں کامیاب ہوگئیں۔

حضور نے فرمایا اس وقت دُنیا میں آہستہ آہستہ جو تغیّر پیدا ہو رہا ہے اس کی ہر جہت غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر کر رہی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس تغیّر سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہر ممکن تدابیر اختیار کریں اور پھر دُعاؤں پر خاص زور دیں تاکہ ہماری تدابیر میں زندگی کی رُوح پیدا ہو جائے اور وہ دُنیا کے لئے حیات بخش بن جائیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں مومنانہ فراست کے ساتھ صحیح فیصلے کرنے کی توفیق دے اور پھر ان فیصلوں میں ایسی برکت عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کے دن جو آسمان پر مقدّر ہو چکے ہیں قریب سے قریب تر آتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

چار سب کمیٹیوں کا تقرر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے نمائندگانِ کرام کے مشورہ سے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر فرمایا۔ اس سلسلہ میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کو حضور کے ارشاد پر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہُوا۔

ان سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد پونے چھ بجے شام یہ اجلاس اختتام پذیر ہُوا۔

دوسرا دن

مؤرخہ یکم اپریل کو صبح سوا نو بجے جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال (ایوانِ محمودؓ) میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت شروع ہُوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہُوا جو محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دُعا کرائی۔

رپورٹ اضافہ جات بجٹ بدورانِ سال

اس کے بعد مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے سیکرٹری مجلس مشاورت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اضافہ جات بدوران سال کی تفصیل اور وہ تجاویز پڑھ کر سُنائیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے وصول ہوئیں۔ مگر صدر انجمن احمدیہ نے بعض وجوہ کی بناء پر انہیں مجلس مشاورت میں پیش کرنے سے اتفاق نہیں کیا تھا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیش نہ کرنے سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی سفارش منظور فرمائی تھی۔

رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سالِ گزشتہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اب گزشتہ سال کی مجلس مشاورت میں جو فیصلے ہوئے تھے ان کی تعمیل سے متعلق رپورٹ پیش کی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے پہلے نظارت تعلیم اور پھر صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کی حیثیت سے نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق فیصلوں کی تعمیل کے بارہ میں رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو ارشاد فرمایا کہ اسٹیج پر تشریف لا کر بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور آپ کو اِس اجلاس میں کچھ دیر حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہُوا۔

رپورٹ سب کمیٹی بیت المال

اِس کے بعد سب کمیٹی بیت المال کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا نے ایجنڈا کی تجویز ۱ (میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال ۱۳۵۸ - ۱۳۵۷ ہش (۱۹۷۸ء - ۱۹۷۹ء) سے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے فرمایا سب کمیٹی نے اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کر لینے کی سفارش کی ہے۔ تنخواہوں میں اضافہ کی تجویز سے بھی اسے اتفاق ہے۔ اس اضافہ کے لئے چونکہ اسٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کو ہی بنیاد بنایا گیا تھا اس لئے آپ نے اس رپورٹ کا ایک حصّہ پڑھ کر سُنایا جو اس تجویز سے متعلق تھا۔ نئے گریڈز اور ان میں فکسیشن (FIXATION) کے نتیجہ میں جو بوجھ بجٹ پر پڑے گا اس کے لئے بجٹ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا بلکہ اس کو پُورا کرنے کے لئے عام مدات سائر (جن میں اضافہ درکار تھا) میں اضافہ پانچ فیصد تک محدود کر دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل مدات میں حالیہ گرانی کی وجہ سے اضافہ ضروری ہے اس لئے انہیں اس فیصلہ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے:-

(۱) صیغہ پرائیویٹ سیکرٹری "الف" (۲) مد خورد و نوش دارالضیافت (۳) خورد و نوش جلسہ سالانہ (۴) اخراجات جلسہ سالانہ (فضلِ عمر ہسپتال) (۵) امداد انجمن ہائے مقامی اور گرانٹ ضلعوار نظام۔

۲۔ اس سال ریزرو برائے واپسی قرضہ جات کی مد میں رکھی جانے والی رقم کو ان اخراجات کو پُورا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

۳۔ ریزرو برائے اضافہ جات دورانِ سال میں کمی کر دی جائے۔

محترم مرزا صاحب نے یہ بھی بتایا کہ سالہائے ماسبق میں اوسط اضافہ آمد کے مطابق آئندہ سال کا بجٹ بھی آمد کے ہر شعبہ میں دس فیصد اضافہ کے ساتھ تجویز کیا گیا ہے اور چونکہ گزشتہ سالوں میں نہ صرف بجٹ پُورا ہوتا رہا ہے بلکہ زائد آمد بھی ہوتی رہی ہے اِس لئے انشاء اللہ یہ بجٹ بھی پُورا ہو جائیگا آپ نے مزید بتایا کہ موصی احباب کے مقابلہ میں غیر موصی احباب کی تعداد چار گنا ہے لیکن چندہ دونوں کا برابر ہے حالانکہ ان کی طرف سے وصول ہونے والے چندہ کی عام مقدار مجوّزہ رقم سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے تھی اس لئے غیر موصی احباب کو اِس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے آٹھ نو دوستوں نے بجٹ سے متعلق تفصیلی بحث میں حصّہ لیا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے فرمایا کہ جو دوست اس بات کے حق میں ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد و خرچ (۸۷,۸۵,۵۰۴ روپے) کو ان سفارشات کے ساتھ جو سب کمیٹی بیت المال نے کی ہیں، منظور کر لینے کی سفارش کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش کی۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا کو بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے میں ہاتھ بٹانے کے لئے اسٹیج پر تشریف لانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ محترم مرزا صاحب اسٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اجلاس کے اختتام تک حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہُوا۔

میزانیہ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان

اس کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر سب کمیٹی تحریکِ جدید و وقفِ جدید کی رپورٹ اس کمیٹی کے صدر مکرم چوہدری احمد دین صاحب فیصل آباد نے پڑھکر سُنائی۔ اس رپورٹ میں بعض سفارشات کے ساتھ ایجنڈا کی تجویز ۵ (میزانیہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان) کو منظور کر لینے کی سفارش کی گئی۔ سفارشات یہ ہیں:-

۱۔ جملہ مطالبات تحریکِ جدید کو عموماً اور مطالبہ سادہ زندگی کو خصوصاً جماعت کے سامنے کثرت سے لایا جائے۔

۲۔ ہر سال ایک ہفتہ تحریکِ جدید منایا جائے جس میں مالی مطالبات کے علاوہ دوسرے مطالبات کو بھی جماعت کے سامنے

رکھا جائے۔

۳۔ پندرہ لاکھ کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے احباب جماعت نے حضور کی آواز پر بڑی مستعدی سے لبیک کہا ہے مگر ابھی مزید کوشش کی گنجائش ہے اس لئے

(ل)۔ جو دوست ابھی اس جہاد میں شامل نہیں ہوئے انہیں اس میں شامل کیا جائے۔

(ب)۔ حیثیت سے کم معیار کے مطابق چندہ دینے والوں کو معیار کے مطابق چندہ دینے کی تلقین کی جائے۔

(ج)۔ معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے۔

اس موقعہ پر بھی حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے بعض دوستوں نے باری باری تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

بالآخر نمائندگان مجلس مشاورت سے آراء طلب کی گئیں اور انہوں نے سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اور رپورٹ میں بیان کردہ سفارشات کے ساتھ تحریک جدید انجمن احمدیہ کے میزانیہ آمد وخرچ

(۱۴۰، ۵۶، ۶۶، ۲ روپے)

کو منظور کر لینے کی بالاتفاق سفارش کی۔

میزانیہ وقفِ جدید انجمن احمدیہ

اس کے بعد مکرم چوہدری احمد دین صاحب فیصل آباد صدر سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید نے ایجنڈا کی تجویز ۲ سے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات کے ساتھ وقف جدید انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد وخرچ (۰۰۰، ۶۸، ۶ روپے) کو منظور کر لینے کی سفارش کی تھی۔

۱۔ بچوں کے لئے وقفِ جدید کے چندہ کی شرح چھ روپے سالانہ کی بجائے بارہ روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔ جماعتوں کو اس شرح سے متعارف کرایا جائے۔ اور اس کے مطابق چندہ لیا جائے۔

۲۔ ابھی تک بہت سی جماعتوں نے چندہ وقفِ جدید میں حصہ نہیں لیا۔ ان جماعتوں کو اس چندہ میں شامل کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کوشش کی ضرورت ہے آئندہ سال کے دوران ایک ہفتہ وقفِ جدید بالغان کیلئے اور ایک ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت اطفال کے لئے منایا جائے۔

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے بعض دوستوں نے بجٹ پر عمومی بحث میں حصہ لیا۔ بالآخر نمائندگان شوریٰ سے سب کمیٹی کی رپورٹ بابت تجویز ۲ (میزانیہ وقفِ جدید انجمن احمدیہ) سے متعلق آراء طلب کی گئیں اور نمائندگان نے سب کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ اس کی رپورٹ کو منظور کر لینے کی بالاتفاق سفارش کی۔

اس کے بعد دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے بقیہ کارروائی چار بجے تک کے لئے ملتوی کر دی گئی

دُوسرا دن - دُوسرا اجلاس

مؤرخہ یکم اپریل کو دوسرا اجلاس چار بجے سہ پہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز اجتماعی دُعا سے ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر کو حضور کے ہمراہ بیٹھ کر صدارت کے فرائض میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

اجتماعی دُعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم کیپٹن (ریٹائرڈ) سید افتخار حسین صاحب کراچی نے سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ اس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے پڑھ کر سنائی۔ آپ نے بتایا کہ ایجنڈے میں تجویز ۳ یہ ہے کہ:۔

" شادی شدہ خواتین کی وصیت کے لئے ان کا مہر اُن کی بنیادی جائیداد متصوّر ہوتا ہے۔ (قاعدہ ۳۷۶) جس پر حصّہ وصیت، ادا کرنا واجب ہے۔ چونکہ وصیت کی رُوح قربانی ہے اس لئے اس رُوح کو قائم رکھنے کے لئے یہ قاعدہ تجویز کیا جاتا ہے کہ آئندہ شادی شدہ خواتین کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ حق مہر اور دیگر جائیداد کے علاوہ اپنے خورد ونوش اور لباس کے اخراجات کو معیّن کر کے اور انہیں اپنی آمد تصوّر کر کے حصّہ وصیت ادا کریں۔ اور ایسی خواتین جو اپنی ہی آمد سے اپنے اخراجات پورا کرتی ہیں وہ اپنی آمد پر ہی زرِ وصیت ادا کریں گی۔"

سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ نے اس تجویز کے بارہ میں یہ سفارش کی کہ اسے بطور قانون اختیار نہ کیا جائے البتہ طوعی رنگ میں موصیات کو یہ تلقین کی جائے کہ وہ روحِ قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اخراجات کو اپنی آمد تصوّر کرتے ہوئے اس میں سے بھی حصّہ وصیت ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

اس تجویز کے بارہ میں اگلے روز ۲ اپریل کے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ میرے نزدیک مستورات کی ساری وصایا پر اور ان کے قواعد وضوابط پر نظر ثانی کی ضرورت ہے میرے نزدیک موصیات اور غیر موصیات کے درمیان کوئی نہ کوئی مابہ الامتیاز ضرور ہونا چاہیئے۔ موصیات کی روحِ قربانی اور ان کی دینی، مالی اور تربیتی خدمات بہرحال دوسری خواتین سے نمایاں ہونی چاہئیں لہذا اس تجویز پر مزید غور وفکر کے بعد مناسب فیصلہ کیا جائے گا۔

اس تجویز کے بعد مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب نے نظارت مقبرہ بہشتی کے بارہ میں شوریٰ ۱۹۷۷ء میں مقرر کردہ سب کمیٹی کی رپورٹ پیش فرمائی جس کا تعلق بیرونی ممالک میں مقبرہ ہائے موصیان قائم کرنے کے لئے متعدد قواعد وضوابط کی تشکیل سے تھا۔ اس کمیٹی کی سفارشات کے بارہ میں جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگانِ کرام سے مشورہ طلب فرمایا تو بعض اصحاب نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

ان تجاویز پر بحث جاری تھی کہ ۶ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

آخری اجلاس - ۲ اپریل

مؤرخہ ۲ اپریل کو صبح ۹ بج کر ۳۵ منٹ پر مجلس مشاورت کا آخری اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے کی۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔

دُعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو ارشاد فرمایا کہ وہ اسٹیج پر تشریف لا کر شوریٰ کی کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں چنانچہ محترم چوہدری صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ کو اجلاس کے اختتام تک حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

قواعد بہشتی مقبرہ میں ترمیم وتنسیخ

گزشتہ روز کے آخری اجلاس میں مجلس مشاورت کے ایجنڈے میں مندرج تجویز ۳ شق ب پر غور ہو رہا تھا کہ اجلاس کی کارروائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی تھی آج اس رپورٹ کے بقیہ حصہ پر غور کیا گیا۔ گزشتہ سال مجلس مشاورت کی سب کمیٹی نے بعض قواعد بہشتی مقبرہ میں تنسیخ وترمیم کی سفارش کی تھی۔ قاعدہ ۳۰ جس کی عبارت یوں ہے کہ:۔

قاعدہ ۳۰:۔

" ہر موصی کے نقد ترکہ میں سے بھی حصّہ وصیت لیا جانا ضروری ہے خواہ وہ رقم اسی آمد سے پیدا شدہ ہو جس کا حصّہ آمد موصی ادا کر رہا ہے۔"

سب کمیٹی مجلس مشاورت نے اس قاعدہ میں ترمیم کر کے اسے مندرجہ ذیل شکل میں منظور کرنے کی سفارش کی تھی:۔

" موصی کے نقد ترکہ کی صورت میں عام حالات میں حصّہ وصیت لیا جانا ضروری ہوگا۔ البتہ اگر موصی کا اپنا بیان ہو کہ وہ سارے نقد ترکہ یا اس کے کسی حصّہ کا چندہ وصیت ادا کر چکا ہے تو یہ کافی سمجھا جائے گا اور ایسی صورت میں اس نقد ترکہ پر حصّہ وصیت نہ لیا جائے گا۔ اگر موصی کا اپنا بیان نہ ہو تو مقامی جماعت کی رپورٹ پر فیصلہ ہوگا۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تھا کہ:۔

بحث کے دوران اس تجویز کے متعلق بعض نئی باتیں سامنے آئی ہیں۔ سب کمیٹی شوریٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر غور نہیں کیا جس میں اس بارہ میں ہدایت ہے اس لئے اس تجویز کو آئندہ سال دوبارہ پیش کیا جائے۔

امسال کی مجلس مشاورت کی سب کمیٹی نے بعد غور وخوض اس قاعدہ کو اس وضاحت کے ساتھ منظوری کیلئے پیش کیا کہ " شوریٰ کمیٹی کی تجویز حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے خلاف نہیں۔"

چند ایک نمائندگان کے اظہار خیال کے بعد باقاعدہ نمائندگان مجلس مشاورت سے آراء طلب کی گئیں *

ایک نِکاح کی مُبارک تقریب

ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۳ اپریل بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کے نکاح کا اعلان مکرم ماجد احمد صاحب ابن محترم ذبیح الزمان خان صاحب آف لاہور کے ہمراہ مبلغ پچیس (۲۵) ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

عزیز مکرم ماجد احمد صاحب، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے بالخصوص اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، درویشانِ کرام اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور اسے بثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(ایڈیٹر بدر)

* چنانچہ سب نے بالاتفاق اس سفارش کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کمیٹی کی اس رائے کو منظور فرما لیا۔

جماعتِ احمدیہ چنتہ کنٹہ (آندھرا) کا سالانہ جلسہ

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی شمولیت

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور دیگر علماء سلسلہ کی پُرمغز تقاریر !!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش

مورخہ ۲ و ۳ اپریل ۱۹۷۸ء جماعتِ احمدیہ چنتہ کنٹہ کا جلسہ سالانہ بڑی شان سے منعقد ہوا۔ جس میں قادیان سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہُ اللہ تعالیٰ و محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے شرکت فرمائی۔ جماعتِ احمدیہ چنتہ کنٹہ نے حیدرآباد سے چنتہ کنٹہ کے لئے کاروں اور ایک بس کا انتظام کیا تھا۔ تاکہ افرادِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے افراد کثیر تعداد میں شریک ہوئے ۲ اپریل کو صبح آٹھ بجے کاروں اور بس کا قافلہ روانہ ہوا۔ گیارہ بجے دوپہر جڑچرلہ میں محترم سیٹھ سید عمر صاحب کاچی گوڑہ نے اپنی بون فیکٹری میں مشروبات کا اچھے رنگ میں انتظام کیا تھا۔ کچھ وقت افرادِ جماعت وہاں ٹھہرے اور فیکٹری میں دعا کی۔ اور پھر قافلہ چنتہ کنٹہ کی جانب رواں دواں ہوا۔ دوپہر ایک بجے چنتہ کنٹہ پہنچے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی گل پوشی کی گئی۔ اور پُرجوش استقبال کیا گیا۔

جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ و صدر جماعت چنتہ کنٹہ نے بڑی محنت اور دلچسپی سے کام لیا اور وہاں کے خدام اور انصار نے اس سلسلہ میں خوب تعاون کیا۔ جن راستوں سے جلسہ گاہ اور مسجد کو جانا تھا، جھنڈیاں لگوائی ہوئی تھیں۔ جلسہ گاہ میں شامیانوں اور ٹیوب لائیٹوں کا معقول انتظام تھا۔ نیز "مسجد نفلِ عمرؓ" اور احمدیہ فیکٹریوں کو اچھے رنگ میں آراستہ کیا گیا تھا۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا بہترین انتظام تھا۔ ۲ اپریل کی شام پانچ بجے عزیزہ حکیم النساء صاحبہ بنت مکرم سیٹھ عبدالغفور صاحب اور مکرم حاجی پیراں صاحب بی۔ ایس۔ سی برادر مکرم ڈاکٹر محبوب صاحب کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ جہاں افرادِ جماعت نے شرکت کی۔ اور بعد تلاوت اور نظم محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۲ اپریل کو شام ساڑھے سات بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت محترم الحاج محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے کی۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر جلسہ کی غرض و غایت بزبان تلگو مکرم محمد یوسف صاحب جگنہ پیٹھ نے اچھے پیرایہ میں کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے مبلغ یادگیر نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر کی۔ آپ نے عربوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر اچھے انداز سے روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم محمد یوسف صاحب نے تلگو زبان میں ایک نظم جس میں اسلام کی خصوصیات بیان کی گئی تھیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اِس اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تھی۔ آپ کی تقریر سے پہلے آپ کی گل پوشی محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے کی۔ بعدہٗ آپ نے بڑے دلنشین انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کیا۔ اور تقریر کے دوران مختلف اہم مسائل کو بھی زیرِ بحث لاکر اپنی تقریر میں سیر حاصل بحث کی۔

ازاں بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے حاضرین کو خطاب فرمایا اور کہا کہ آج ایک طویل عرصہ کے بعد چنتہ کنٹہ کا سالانہ جلسہ بڑی شان سے منعقد کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک وہ وقت تھا جب میرے والد بزرگوار محترم سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم نے احمدیت کو قبول کیا لیکن یہاں غیر احمدیوں نے بڑی مخالفت کی۔ ہر ممکن نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج احمدی افراد اس بستی میں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن جو مخالفت کیا کرتے تھے۔ اُن کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔ یہ سب جماعت کی برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا برکت ہے اور آپؑ کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدرِ جلسہ نے دُعا کروائی اور پہلے دن کے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دُوسرا اجلاس

مورخہ ۳ اپریل کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی ٹھیک چار بجے شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن مجید مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی۔ نظم مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی۔ نے کی۔ جس میں آپ نے ذکرِ الٰہی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے نفلی عبادات کے پروگرام کی افادیت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ دُوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے تربیتِ اولاد کے عنوان پر کی۔ آپ کے بعد عزیز مظہر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے صدارتی تقریر کی جس میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ جس نعمت کو آپ لوگوں نے حاصل کیا ہے اُس کے وارث اپنی اولادوں کو بھی بنائیں۔ اور اس رنگ میں آپ اپنی اولادوں کی تربیت کریں کہ احمدیت کا عشق اُن کے دلوں میں گھر کر جائے۔ اور وہ رات دن خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے والے ہوں۔ بعدہٗ آپ نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ چنتہ کنٹہ کا آخری اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی۔ بعدہٗ مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد یوسف صاحب احمدی جگنہ پیٹھ نے تلگو زبان میں کی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت از رُوئے بائیبل ثابت کی۔ دُوسری تقریر خاکسار حمید الدین شمس نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو ثابت کیا کہ وہ پُوری ہو چکی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے متعلق تھیں۔

تیسری تقریر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی۔ عثمانیہ یونیورسٹی نے بعنوان جماعتِ احمدیہ کا مستقبل کی۔ آپ نے بڑے بہترین انداز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے ذریعہ احمدیت کے روشن مستقبل پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے نظم پڑھ کر سُنائی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بائیبل کی تحریف پر روشنی ڈالی۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، وفات حضرت مسیح علیہ السلام اور خاتم النبیین کے بہترین معنی بیان کئے۔ آپ نے مخالفینِ احمدیت کی ناکامیوں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی ترقی کا خاکہ بھی پیش کیا۔

آخر میں صدرِ جلسہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ اسلام وہ مذہب ہے کہ جس کو ماننے والا خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہوئے اس کی دِل سے عزت کرتا ہے۔ خواہ حضرت آدمؑ ہوں، حضرت موسیٰؑ ہوں یا حضرت عیسیٰؑ یا کرشنؑ ہوں اور تمام انبیاء کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ ان پر بھی ایمان لاتا ہے۔ لہٰذا میں تمام غیر مُسلم دوستوں کو کہوں گا کہ اسلام کے محاسن اور خُوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے غور اور تدبّر سے کام لیں۔ اور جس مذہب میں زیادہ خوبیاں ہیں اس کو ماننے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دن نزدیک ہیں جب ساری دُنیا میں اسلام عزّت کی نگاہ سے نہ صرف دیکھا جائے گا بلکہ لوگ جوق درجوق اس میں داخل ہوں گے۔ اور یہ ساری دُنیا پر محیط ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام اور یہ خدمت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے غلاموں کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ بہت برکت دے رہا ہے۔ (آگے دیکھئے ص [illegible] پر)

وہ پھول — جو مرجھا گئے

از محترم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

تقویٰ۔ دینداری۔ سادگی۔ شرافت اور فرض شناسی کا اگر ایک محلول تیار کیا جائے تو اس کا نام ہم چودھری محمد طفیل صاحب درویش رکھ سکتے ہیں۔ جو اچانک ۲۸ مارچ ۱۹۷۸ء کو دل کا دورہ پڑنے سے بڑی سرخروئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چودھری صاحب مضافات قادیان کے ایک گاؤں ڈیری والا دارو غہ کے رہنے والے تھے۔ اور تقسیم ملک سے قبل محکمۂ مال کے پٹواری رہ چکے تھے۔ اور چونکہ ضلع گورداسپور کے مختلف علاقوں میں کام کر چکے تھے اس لئے اُن کی واقفیت کا دائرہ ... وسیع تھا۔ یوں تو پٹواری ہونا کوئی قابل ... بات نہیں ہے۔ لیکن چودھری صاحب ... نے جس رنگ میں یہ سرکاری سروس ... کی وجہ سے وہ اپنے حکام کی نگاہوں میں بھی اور اپنے حلقہ کے لوگوں کی نگاہوں میں بھی قابلِ احترام سمجھے جاتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد اُن کے تمام رشتہ دار پاکستان چلے گئے تھے۔ لیکن وہ خدمتِ قادیان کے پُرنمایاں جذبہ کے ساتھ قادیان میں مقیم ہو گئے تھے۔ اُن کی قادیان میں رہائش نے جہاں خود انہیں رُوحانیت میں ترقی کے مواقع بہم پہنچائے۔ وہاں اُن کے وجود سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بہت فائدہ حاصل ہوا۔ صدر انجمن احمدیہ کی زرعی اور سکنی جائدادوں کے ریکارڈ کی تلاش اور تحقیق میں چودھری صاحب نے بہت ہی اہم کردار ادا کیا۔ اور اتنی محنت اور لگن کے ساتھ یہ کام کیا کہ وہ ہماری دُعاؤں کے مستحق قرار پائے۔ صدر انجمن احمدیہ کی جائدادیں پنجاب کے مختلف علاقوں میں تھیں۔ ان سب علاقوں میں پہنچ کر سرکاری دفاتر سے ان کے ریکارڈ جمع کرنے کا مشکل کام چودھری صاحب مرحوم کی کاوشوں کا مرہونِ منت ہے۔ پھر چونکہ وہ خود کاشتکار تھے اور طویل عرصہ تک پٹواری کا کام کرنے کی وجہ زراعت کے وسیع تجربے رکھتے تھے۔ اسی لئے جب صدر انجمن احمدیہ کو تمام زرعی جائدادیں حکومت نے واپس کر دیں تو ان زمینوں پر فصلیں کاشت کرنے یا ٹھیکوں پر مزارعین کو دینے کے سلسلہ میں چودھری صاحب کے مشورے بہت قیمتی اور مفید ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ اپنی زندگی کے آخری ایام تک چودھری صاحب یہ خدمات آنریری طور پر نہایت شوق سے بجالاتے رہے۔

چودھری صاحب نہایت نرم خو اور زود آمیز تھے۔ ہر مخاطب کے ساتھ محبت آمیز مومنانہ گفتگو کرتے تھے۔ فطرت اتنی یخ بستہ تھی کہ آواز میں کبھی تیزی اور کرختگی نہ آتی۔ اور ان کا یہی حسین طرز گفتگو تھا جس کی وجہ سے انہیں تبلیغ کا ملکہ بھی قدرت نے عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ وقف ایام کرکے وہ مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے نکل جایا کرتے تھے اور اکثر سفر پیدل ہی کیا کرتے تھے۔ چونکہ ساری زندگی محنت اور جانفشانی کے کام کرتے رہے تھے اس لئے قویٰ بہت مضبوط تھے اور بڑھاپے کے باوجود اُن کے جذبوں میں جوانی کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔ سلسلہ کے ہر کام کے لئے کب، کیوں اور کیسے کے سوالات کے بغیر پا بر رکاب رہتے تھے۔ اطاعت اور خدمت کے جذبہ نے اُن کے ذہن سے اس قسم کے تمام سوالات محو کر دیئے تھے۔

کفایت شعاری اور فراخدلی بظاہر دو متضاد سی صفات ہیں لیکن چودھری صاحب کے اندر یہ دونوں صفات موجود تھیں۔ وہ اپنی ذات کے لئے بہت کفایت شعار تھے۔ لیکن جماعتی تحریکات میں حصہ لیتے وقت وہ غیر معمولی کشادہ دلی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ چنانچہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں اُن کا وعدہ مبلغ ۴۸۰۰/- روپے کا تھا۔ اور گو یہ وعدہ ۱۶ سال میں قابلِ ادا تھا۔ لیکن مرحوم نے اس میں سے ۳۷۰۰/- اپنی زندگی میں ہی یعنی اس تحریک پر صرف پانچ سال گزرنے پر ہی ادا کر دیا تھا۔ تحریک جدید اور وقف جدید میں وہ اپنے وعدے ابتدائے سال میں ہی ادا کر کے السابقون الاوّلون میں شامل ہوتے رہے۔

لباس بہت سادہ مگر سفید اور صاف ستھرا پہنتے تھے۔ طرہ دار پنجابی پگڑی اور تہبند کی قدیم وضع کو انہوں نے کبھی ترک نہیں کیا۔ سنتِ نبوی کے مطابق ہاتھ میں چھڑی ضرور رکھتے تھے۔ قادیان سے باہر سفر پر جاتے تو کوٹ بھی پہنتے تھے۔ ساری درویشی میں ایک گرم کوٹ اُس وقت سلوایا جب ۱۹۶۰ء میں کشمیر کے مالی دورے پر گئے تھے۔ لیکن کشمیر کے خاص پستوؤں نے ان کا اتنی محبت سے خیر مقدم کیا کہ دورہ سے واپس آکر عرصہ تک شدید خارش میں مبتلا رہے اور طویل علاج کے بعد افاقہ ہوا!

خود نیکی پر کاربند رہ کر لوگوں کو نیکی کی تلقین کیا کرتے۔ تجارتی رموز سے بھی واقف تھے۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک قادیان کی غلّہ مارکیٹ میں آڑھت کا کام بھی کیا جو اپنے سمدھی مکرم چودھری عبدالحمید صاحب مرحوم کی شراکت میں تھا۔ آخری عمر میں بینائی کمزور ہو گئی تھی۔ اس لئے مسجد اقصےٰ کے مشرقی حصے میں ایک کمرے میں رہائش اختیار کر لی تھی تاکہ نمازوں کے لئے دُور سے نہ آنا پڑے۔ گویا تصویری زبان میں خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ ؎

مسکن بنالیا ہے تیرے گھر کے سامنے

چند ہفتے قبل وہ اپنے رشتہ داروں کی ملاقات کے لئے پاسپورٹ پر پاکستان گئے تھے۔ وہاں دو مرتبہ دل کا دورہ پڑا۔ زندگی کی ناپائیداری کا خیال کرکے پروگرام سے پہلے ہی واپس قادیان آگئے۔ ۲۸ مارچ کو احمدیہ بازار سے اُٹھ کر مسجد اقصےٰ میں گئے۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دل کا دورہ پڑا اور بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اتفاق سے کسی نے دیکھ لیا۔ طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ لیکن وقت مقدر آچکا تھا۔ عصر کے قریب وفات ہو گئی وفات کے وقت عمر ۷۶ سال تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میانہ قد۔ گندمی رنگ۔ اور متناسب خد و خال رکھتے تھے۔ نقوش سے زیرکی نمایاں تھی۔ نہایت اطاعت اور وفاداری اور خدمت کے ساتھ درویشی کا ۳۰ ½ سالہ دور گزارا۔ اور اپنی عادات و خصائل کے لحاظ سے ایک قابلِ رشک زندگی گزار کر ۲۸ ½ ۸ کو ہم سے جُدا ہو کر بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۹ میں آسودہ خواب ہیں۔

مجھے ۴ اپریل کو جب کہ میں کلکتہ کے دورہ پر تھا اس المناک سانحہ کی اطلاع ملی۔ اور یوں محسوس ہوا کہ درویشوں کی مختصر سی بزم اپنے ایک بیش قیمت اثاثہ سے محروم ہو گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اُن کے پسماندگان کا حافظ و ناصر رہے۔ اور انہیں اپنے قرب کے شرف سے نوازے۔

اللّٰھم آمین۔

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کا سالانہ جلسہ (بقیہ صفحہ ۵)

آنمحترم نے اپنے مبسوط خطاب میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا، سب احمدی دُعاؤں پر زور دیں۔ اور قربانیاں بھی کریں۔ مالی بھی اور وقت کی بھی اور نفوس کی بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے آمین۔ آخر میں محترم موصوف نے پُرسوز دُعا کرائی۔ اس طرح جلسہ سالانہ چنتہ کنٹہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

اسی روز دو پادریوں سے بزبان تلگو محترم مولوی محمد یوسف صاحب جگنہ پیٹھ نے بہترین رنگ میں تبادلہ خیالات کیا اور احمدی علم کلام اور زبردست دلائل کی بناء پر مقامی عیسائیوں نے اپنے پادریوں کی شکست کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

انصار اللہ و خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ نے جلسہ کی تیاری اور مہمانوں کے قیام و طعام کا بھی بڑے اچھے رنگ میں انتظام کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

مورخہ ۴ اپریل کو صبح سات بجے سکندر آباد اور حیدر آباد کے افراد جماعت بذریعہ بس کے ذریعہ حیدر آباد پہنچے۔ راستہ میں محترم ابراہیم خان صاحب نے جڑچرلہ میں مہمانوں کی بڑے اچھے رنگ میں اپنے ہوٹل میں تواضع کی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

درخواست دُعا

خاکسار رفضل الرحمٰن ابن مکرم منشی عبدالعلیم صاحب آف احمدی بارہ۔ برہمن بڑیہ۔ کومِلا۔ بنگلہ دیش امسال ماہ مئی ۱۹۷۸ء میں ہونے والے بی۔ اے کا فائنل امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار: فضل الرحمٰن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے

اعلائے کلمۂ اسلام - اور - اشاعت نورِ خیر الانام

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن بے شمار انوار و برکات اور تاثیرات ارضی و سماوی اور فیوض ظاہری و باطنی کو پیش فرمایا جو آپ کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی اطاعت اور غلامی کے طفیل عطا ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی پہلی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ میں خاص طور پر اس زندہ نبی کے ان زندہ انوار کا ذکر کیا جس پر اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا کہ:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی۔ جانی و قلمی ولسانی و حالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اُٹھا لیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر تجربہ و مشاہدہ کرلے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ہفتم ۶ صفحہ ۱۶۹-۱۷۰)

۲

جلسہ مذاہب عالم کا دائمی نشان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُن بے شمار انوار و برکات میں سے جو حضرت مسیح موعودؑ کے وجود مبارک میں ظہور پذیر ہوئے اور جس نے جملہ غیر مذاہب عالم پر اسلام کا سکہ بٹھا دیا۔ جلسہ اعظم مذاہب کے مضمون کا دائمی اور عالمی نشان دنیا کی مذہبی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس نشان کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ نے اس کی نسبت قبل از وقت خدا سے علم پاکر یہ خوشخبری بذریعہ اشتہار شائع فرمائی کہ:۔

"مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں۔ شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں۔"

پھر لکھا:۔

"میں نے عالم کشف میں اسکے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں ایک نور ساطع نکلا جو ارد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس سے میرا دل مراحب و جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نورانی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں ......سو مجھے بتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی۔ جب تک اپنا دائرہ پورا کرے۔"

(اشتہار ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء)

یہ پیشگوئی کیسی خارق عادت شان سے پوری ہوئی؟ اس کا اندازہ درج ذیل تاثرات سے بخوبی ہو سکتا ہے:۔

مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی

۱۸۹۶ء کے مشہور عالم جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعجازی مضمون سے اسلام کو ادیانِ باطلہ پر جو فتح مبین نصیب ہوئی۔ اس کا نقشہ انہی دنوں ڈسکہ کے عالم مولوی فیروز الدین صاحب نے درج ذیل الفاظ میں کھینچا:۔

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ اور بہترین لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لیکچر تھا جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے پڑھا .... یہ لیکچر دو دن میں تمام ہوا۔ ۲۷ دسمبر کو قریباً ۴ گھنٹے اور ۲۹ کو ۲ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ کل چھ گھنٹے میں یہ لیکچر تمام ہوا جو حجم میں ۱۰۰ صفحے کلاں تک ہوگا۔ غرض کہ مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ تمام سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند تھی۔ اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کے دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین سے فرمائش کی جاتی تھی عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا ......"

"ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے۔ اور نہ کوئی سلیم فطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول و فروع اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔ پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے ایک مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآنی کی فلاسفی اور فلاسفی بھی ساتھ بیان کر دی۔ غرض کہ مرزا صاحب کا لیکچر بہ حیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا اس میں بے شمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر رہ گئے۔

کسی شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے جتنے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت۔ تمام ہال اوپر سے بھرا ہوا تھا، و سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے۔ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت اور دیگر سپیکروں کے لیکچروں میں امتیاز کے لئے اس قدر کافی ہے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آ گری جیسے شہد پر مکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچروں کے وقت بوجہ بے لطفی بہت سے لوگ بیٹھے بیٹھے اُٹھ جاتے ....غرض کہ وہ لیکچر ایسا پُر لطف اور ایسا عظیم الشان تھا کہ بجز سننے کے اس کا لطف بیان میں نہیں آسکتا۔ مرزا صاحب نے انسان کی پیدائش سے لیکر معاد تک ایسا مسلسل بیان فرمایا اور عالم برزخ اور قیامت کا حال ایسا میاں فرمایا کہ بہشت و دوزخ سامنے دکھا دیا۔ اسلام کے بڑے بڑے مخالف اس روز اس لیکچر کی تعریف میں رطب اللسان تھے .....

بہر حال اس کا شکر ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کا بول بالا ہوا اور تمام غیر مذاہب والوں کے دلوں پر اسلام کا سکہ بیٹھ گیا۔"

(اخبار "چودھویں صدی" راولپنڈی۔ یکم فروری ۱۸۹۷ء صفحہ ۲)

اخبار جنرل و گوہر آصفی

کلکتہ کے اخبار جنرل و گوہر آصفی نے (۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء و صفحہ ۷) "فتح اسلام" کے عنوان سے لکھا ہے:-

"اس جلسہ کی کارروائی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صرف ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدان مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا ...... حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ سب پر بالا ہے۔ صرف اسی قدر نہیں بلکہ اختتام مضمون پر حق الامر معاندین کی زبان پر یوں جاری ہو چکا کہ اب اسلام کی حقیقت کھلی اور اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

"حقیقۃ الوحی" میں ذکر

حضور علیہ السلام "حقیقۃ الوحی" میں اس چمکتے ہوئے نشان کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ مقابلہ اس مقابلہ کی مانند ہے جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جبکہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پُر معارف تقریر کے پیرایہ میں اُنکے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۹)

مذاہبِ عالم کو دعوتِ مقابلہ

حضرت اقدسؑ نے ضمیمہ انجام آتھم میں بھی اس نشان عظیم کی تفصیل درج فرمائی اور آخر میں نہایت پُر شوکت الفاظ میں مذاہبِ عالم کو دعوت دی کہ:-

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے ان کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔"

پھر فرمایا:-

"اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے اور مردار کھانے میں کیا لذت!!! آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔"

(صفحہ ۳۴۵-۳۴۶)

اس کے چند سال بعد بالخصوص عیسائی دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہانی سے اور سراسر افترا سے ہمارے سید و مولا خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ گویا آنجنابؐ سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت

نہیں .... تو ہم اپنے خدائے پاک ذو الجلال کا کیا شکر کریں کہ اس نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچی تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔"

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۶)

علیٰ وجہ البصیرت دعوتِ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ خیر الانام کے ان شاندار کارناموں کی یہ ایک ہلکی سی جھلک ہے جس سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ جن اہل قلم حضرات نے یہ فرمایا تھا کہ دور حاضر ایک مصلح کا تقاضا کرتا ہے اور یہ کہ اس کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے نبی کی نظر درکار ہے اُن کی رائے بلاشبہ صحیح اور درست ہے کیونکہ خدا کی پاک کتاب بھی یہ بتاتی ہے کہ الحاد و دہریت کے تاریک دور میں حق کی طرف علیٰ وجہ البصیرت دعوت مامور ربانی اور اس کی جماعت کے بغیر ممکن نہیں جیسا کہ فرمایا:-

"قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ"

(یوسف: ۱۰۹)

یا رسول اللہ! کہہ دو کہ یہ میرا طریق ہے کہ میں اور میرے پیرو اللہ کی طرف علیٰ وجہ البصیرت بلاتے ہیں۔

اور حدیث نبویؐ میں ہے:-

"اِذَا تَرَکَتِ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ حُرِمَتْ بَرَکَۃُ الْوَحْیِ"

(درمنثور للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۳)

جب (میری امت) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ترک کر دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی۔

اس فرمانِ نبویؐ میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ آخری زمانہ میں تبلیغ اسلام اور اشاعت حق کا چشمہ وحی ربانی کے ذریعہ ہی جاری ہوگا۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ! حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تیرہ سو سال کے بعد نہایت درجہ کمال صفائی سے پوری ہوئی ہے کیا زمین کے اس سرے سے اُس سرے تک کوئی ایسا غیر مسلم ہے جو اسلام اور محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ان چمکتے ہوئے نوروں کا مقابلہ کر سکے! کوئی نہیں۔ ایک بھی نہیں۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسی ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرائے اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔" (اشتہار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

درخواستِ دُعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیز اسامہ احمد امسال بی۔ کام سیکنڈ ائیر کا امتحان اس ماہ میں دے رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ

حضرت مسیح علیہ السلام کا سفرِ زندگی ۔ کنعان سے کشمیر تک

از ۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "کشتی نوحؑ" میں فرماتے ہیں :۔

"قرآن شریف میں ایک آیت میں صریح کشمیر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اس کی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کی طرف چلے گئے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔ یعنی ہم نے عیسیٰؑ اور اس کی والدہ کو ایک ایسے ٹیلہ پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تھی اور پانی صاف یعنی چشموں کا پانی وہاں تھا۔ سو اس میں خدا تعالےٰ نے کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے"

(حاشیہ صفحہ ۱۶ اشاعت ۱۹۳۳ء)

اسی کتاب میں سورۃ فاتحہ سے استدلال کرتے ہوئے لفظ الضَّآلِّيْنَ کی تشریح میں فرماتے ہیں :۔

"یہ میرے نزدیک ان کیلئے بشارت ہے کہ کسی وقت جھوٹے مذہب سے نجات پاکر اسلام میں کھوئے جائیں گے اور رفتہ رفتہ مشرکانہ عقائد .... کو چھوڑتے چھوڑتے بر رنگ مسلمین موحدین ہو جائیں گے"

(حاشیہ صفحہ ۶۶)

نور الحق میں عربی عبارت کا ترجمہ بایں الفاظ خود فرمایا :۔

"میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ (یعنی اہلِ یورپ) اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب ان میں سے اس ملت کے بچے پیدا ہونگے اور انکے منہ الٰہی دین کی طرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے جو ہر ایک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے تھکتی نہیں اور جو ڈھونڈے گا پائے گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے" (نور الحق صفحہ ۴۴ ۱۸۹۸ حصہ اوّل)

عربی کتاب "الہدیٰ" میں فرماتے ہیں :۔

"اگر قبرِ مسیح کو کھولا جائے تو بہت سے شواہد ظاہر ہوں گے اور اسرار کا انکشاف ہو گا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے"

(صفحہ ۱۱ ۔ عربی عبارت کا مفہوم)

ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب[1] نے راقم الحروف سے بیان فرمایا کہ انکے والد محترم سید فضل شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین صحابہ میں سے تھے وہ بیان فرمایا کرتے کہ ایک موقع پر فجر کی نماز میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب امامت کر رہے تھے۔ انہوں نے آیت وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ پڑھی معًا میرے دل میں نہایت زور کے ساتھ خیال پیدا ہوا کہ شاید کسی زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بھی کھودی جائے گی۔ یہ خیال نہایت شدت کے ساتھ میرے ذہن میں پوری نماز کے دوران قائم رہا۔ نماز ختم ہونے کے بعد میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ میرے دل میں یہ خیال نماز کے دوران آیا کہ شاید حضرت مسیحؑ کی قبر کبھی کھودی جائے گی۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ شاہ صاحب آپ کا خیال بالکل ٹھیک ہے اور ممکن ہے کہ آئندہ کسی زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کھودی جائے اور اس میں سے بعض کتبے دریافت ہوسکیں جس سے ہمارے خیال کی تائید ہو جائے گی۔

بطونِ قرآن کی رو سے اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ کے ایک پہلو میں یہ پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ قبروں کو کھودا جائے گا۔ اور ان کے اندر سے جو کچھ نکلے گا اسے پھیلا دیا جائے گا۔ اس طرح تاریخی اسرار منکشف ہو جائیں گے چنانچہ عصرِ حاضر میں اشرار و اخیار کی قبریں کھولی گئیں اور ان آثار کی مدد سے نئے نئے تاریخی حقائق دنیا کے سامنے لائے گئے۔ فراعنۂ مصر کی قبروں سے تاریخ قدیم کے نئے نئے گوشے سامنے آئے اور قرآن حکیم کی پیشگوئی کے مطابق یہ بھی پتہ لگ گیا کہ فرعون موسیٰؑ کی لاش بالکل محفوظ ہے۔ اسی طرح سمرقند میں تیمور کی قبر کھولی گئی جیسے "گورامیر" کہتے ہیں اور تیمور کے خدوخال کو Recon

[1] تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے یہ روایت شیخ عبدالقادر سے بیان کی ہے۔
دستخط ۔ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ ۔

structed (دوبارہ مرتب) کیا گیا اب اس کے سراپا کی نصف تصویر روسی علماء نے شائع کر دی ہے۔[2] ہمارا حاضرم تاریخ کلیسیا میں ذکر ہے کہ توما کی قبر جو کہ مدراس کے قریب مائیلاپور میں ہے کھولی گئی اور اس میں سے کچھ ہڈیاں سمیٹ کرا ڈیسہ میں لاکر دفن کر دی گئیں۔ عصرِ حاضر میں روم میں پاپائے اعظم کے حکم پر مقدس پطرس کی قبر کو کھولا گیا۔ بہت گہری کھدائی کی گئی یہ قبر ویٹی کان میں موجود ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ کوئی ایسا یقینی ثبوت نہیں ملا کہ مقدس پطرس اس جگہ دفن ہیں۔ M. I. Finley اپنی کتاب Aspects of Antiquity میں لکھتے ہیں کہ ویٹی کان میں جب مقدس پطرس کی قبر کھودی گئی تو بہت شور اُٹھا۔ ساری دنیا میں تحقیق و جستجو کی ایک لہر دوڑ گئی۔ لیکن آثار قدیمہ کے نقطۂ نظر سے ہم نہیں کہہ سکتے کہ مقدس پطرس یہاں دفن ہیں۔ اس قسم کا کوئی یقینی ثبوت نہیں ملا۔ (صفحہ ۱۹۱)

اسی طرح یروشلم میں حضرت مریم صدیقہ کی ایک قبر بتائی جاتی تھی۔ ویٹی کان کے زیر اہتمام اس قبر کو کھول کر دیکھا گیا۔ تو وہ بالکل خالی پائی گئی۔ پوپ اس سے قبل اعلان کر چکے ہیں کہ مریم آسمان پر اُٹھالی گئیں ان کے نزدیک مریم کی قبر کا خالی پایا جانا مزید ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ زمین پر فوت نہیں ہوئیں (گویا زمین پر جس فرستادہ کی قبر نہ بنے وہ آسمان پر ہوتا ہے)

یہ مثالیں میں نے اس لئے بیان کی ہیں کہ قبروں کو کھول کر تاریخی حقائق کو منظرِ عام پر لانا مذہبی اور غیر مذہبی حلقوں میں کوئی خلاف معمول بات نہیں۔ اسی بات کے پیشِ نظر ایک سپینش فلاسفر اور جرنلسٹ نے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ کشمیر کی بعض اسرائیلی قبریں کھول لی جائیں جن میں قبر یوز آسف سرِ فہرست ہے۔ تاکہ حقیقت حال کا پتہ لگ جائے۔ صاحب موصوف کا نام A FABER KAISER (فیبر قیسرز) ہے وہ اپنی کتاب "Jesus died in Kashmir." (مسیحؑ کشمیر میں فوت ہوئے) کے آخر میں بحث کو

[2] ہمارا حاضرم کی کتاب "تیمور" ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

سمیٹتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

چونکہ یقینی ثبوت نہیں مل رہے۔ اس لئے میرا یہ یقین ہے کہ اگر ان قبروں کو سائنسی تحقیق و جستجو کے لئے کھول لیا جائے تو وہ حقیقت حال کا مکمل انکشاف ہوسکتا ہے اس کے علاوہ میری تجویز یہ ہے کہ بائیبل سکالرز علما سے مستشرقین ماہرین تاریخ قدیم اور اسلامیات کے محققین پر مشتمل ایک ورلڈ کانگریس بلائی جائے اور ان کے سامنے سارے حقائق رکھ دیئے جائیں صرف اسی طریق پر ہم یقینی نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ (صفحہ ۱۶۵-۱۶۶)

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ فوٹوگرافی میں حیرت انگیز ترقی کے پیشِ نظر قبروں کو کھولنا بھی چنداں ضروری نہیں۔ کھولے بغیر اندرونِ قبر کا عکس لیا جا سکتا ہے۔ بہر کیف جو بھی صورت ہو سب سے اوّل قبر یوز آسف کا عکس حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ ساری دنیا کو پتہ لگ جائے کہ یہ کس فرستادۂ خدا کی قبر ہے جو کہ اُنیس سو سال سے مرجع خلائق ہے۔ اسی طرح کاشغر اور کوہ مری میں مریم نامی خواتین کی قبریں ہیں۔ ان کی بھی سائنسی تکنیک کے مطابق تحقیق (Investigation) کی جاسکتی ہے۔ جب دنیوی عدالتوں کے حکم سے مقدمات کے انفصال کے لئے قبریں کھول لی جاتی ہیں تو بین الاقوامی مقدمات مذہبی کے لئے تحقیق و جستجو میں مضائقہ نہیں ہونا چاہیئے۔

کشمیر میں ایک مشہور مزار قبر موسیٰ کے نام سے مشہور ہے وہاں عصائے موسیٰ بھی ہے بنی اسرائیل میں موسیٰ کا نام بہت عام تھا۔ مشہور سیاح برنیئر نے بھی بتایا ہے کہ کشمیر میں موسیٰ نام بکثرت رکھا جاتا ہے یہ بات ان کے بنی اسرائیل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اہلِ کشمیر میں موسیٰ نام کون بزرگ تھے جو کہ بانڈی پور میں ایک شاداب پہاڑ پر دفن ہیں۔ یہ عقدہ بھی حل طلب ہے۔

تورات سے معلوم ہوتا ہے کہ خروج مصر کے بعد بنی اسرائیل اپنے بزرگ نبی حضرت یوسفؑ کی ہڈیاں اُٹھائے پھرتے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ جلا وطنی کے وقت قبر موسیٰ سے کچھ ہڈیاں سمیٹ لی گئی اور کشمیر میں لاکر دفن کر دی ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ تورات میں ہے کہ :۔

"موسیٰؑ کی قبر کو آج تک کوئی نہیں جانتا کیونکہ حقیقی قبر بے نشان کر دی گئی"

تورات میں لکھا ہے کہ :۔

خروج مصر کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوسفؑ کی ہڈیاں محفوظ کر لیں اور انہیں قافلے کی تحویل میں ارض مقدسہ کی طرف لے آئے۔ چالیس سال کی صحرا نوردی میں یہ ہڈیاں ایک تابوت میں بند بنی اسرائیل کے ساتھ رہیں۔ یشوع بن نون کے زمانہ میں فتوحات شروع ہوئیں لیکن پھر بھی دفن نہیں ہوئیں۔ یشوع بن نون کی وفات کے بعد جدون (الخلیل) میں دفن *

* کی گئیں۔ گویا نصف صدی تک بنی اسرائیل اپنے پیغمبر کی ہڈیاں اُٹھائے پھرتے رہے۔ کیا جلا وطنی کے زمانہ میں بخت نصر نے قبروں کو اکھاڑ پھینکنے کا اعلان کیا تو حضرت موسیٰؑ کی قبر میں سے کچھ ہڈیاں نکالی گئیں۔ قبر کو بے نشان کر دیا۔ اور ہڈیاں کشمیر میں لاکر دفن کی گئیں ـــــ یہ مفروضہ بھی قبر کھود لینے اور الواح کے ملنے پر صحیح یا غلط ثابت ہوسکتا ہے ـــــ بہر حال فیبر قیسرز نے قبر موسیٰ کھولنے کی تجویز بھی پیش کی ہے۔

علاقہ ملکانہ میں تبلیغی جلسے۔ تین افراد کا قبولِ احمدیت

مورخہ ۱۶/۳/۷۸ کو مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ صالح نگر و ساندھن کے دورہ پر تشریف لائے آپ کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مورخہ ۱۷/۳/۷۸ کو صالح نگر میں تبلیغی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے کی آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کی حقانیت بیان کرتے ہوئے صداقت احمدیت کو پیش کیا دوسری تقریر خاکسار نے زیر عنوان "اسلامی تعلیمات" کی اور شرکائے جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ احباب کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے اللہ تعالےٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے بعد از جلسہ تناسخ۔ ہستی باریتعالیٰ پر دو برہمن صاحبان سے تبادلۂ خیالات ہوا یہ گفتگو بہت مؤثر رہی خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور لوگوں کو قبول ہدایت کی توفیق دے آمین۔

مورخہ ۲۱/۳/۷۸ کو ساندھن میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا یہاں پر بھی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ جلسہ کا اعلان کیا گیا رات تقریبًا نو بجے مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم ریاض احمد صاحب صدر جماعت ساندھن نے کی آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بیان کیا۔ دوسری تقریر زیر عنوان "دنیا پر اسلام کا احسان" خاکسار نے کی اجلاس کی آخری تقریر مکرم صدر مجلس نے کی آپ نے اپنی تقریر میں اجرائے نبوت وفات مسیح اور موعود اقوام عالم پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موضوع پر غیر از جماعت افراد سے لمبی گفتگو بھی ہوئی تھی خدا کے فضل سے لوگ کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے بعد از دعا جلسہ برخواست ہوا۔

ساندھن میں تین بیعتیں بھی ہوئیں اللہ تعالےٰ نو مبایعین کو استقامت عطا فرمائے اور ہمیں بڑھ چڑھ کر احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دے آمین۔

[illegible] نگر کی جماعت مرکز کی امداد سے ایک پختہ مسجد تعمیر کروا رہی ہے۔ تعمیر کا کام [illegible] ہو چکا ہے۔ ساندھن کی جماعت کے افراد اور اسی طرح غیر از جماعت افراد [illegible] اس کارِ خیر میں حصّہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے احباب دُعا فرمائیں کہ یہ مسجد جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے اور علاقہ ملکانہ کے لئے یہ مسجد بہت بابرکت ثابت ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ مظفر احمد ظفر مبلغ سلسلہ مقیم صالح نگر۔

چھن گیری میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۹ مارچ کو خاکسار مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل وفد کو ساتھ لے کر چھن گیری پہنچا۔ مکرم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت کیرنگ۔ مکرم یاسین خانصاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم نصیر احمد صاحب۔ مکرم غلام احمد صاحب۔ ان کے علاوہ مکرم مولوی شیخ عزیز الدین صاحب اور مکرم سلامت اللہ خانصاحب بھی موٹر سائیکل پر پہنچ گئے۔ شام کو ہم نے مسجد میں نماز مغرب ادا کی۔ احباب سے خاکسار نے انفرادی گفتگو کی۔ اور ایک جلسہ کے لئے مشورہ کیا گیا۔ چنانچہ احباب کی رضامندی سے گاؤں کے بیچ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبد المطلب خانصاحب نے تقریر شروع کی۔ اس موقع پر ایک غیر احمدی بھائی یہاں آپہنچے۔ اور موصوف نے بڑی جوشیلی تقریر کی کہ آپ لوگ کافر ہیں۔ آپ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور تمام ممالک والے آپ پر کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم بھی آپ کو کافر قرار دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ایک اور بھائی نے کہا کہ آپ عیسائی ہیں۔ اور آپ ہم کو عیسائی بنانے آئے ہیں۔ بہر حال ہم صبر کے ساتھ اُن کی باتوں کو سنتے رہے۔ بعدہٗ مکرم عبد المطلب خانصاحب نے تقریر شروع کی۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ جماعت احمدیہ کے عقائد پیش کئے۔ اور بتایا کہ ہم اسلام پر قائم ہیں۔ اور اسلام کے لئے اپنی جان و مال قربان کر رہے ہیں۔ کوئی ہمیں کافر کہے یا اور کچھ۔ ہم جو کچھ ہیں خدا تعالےٰ ہم کو جانتا ہے۔ آخر میں آپ نے ذوالفقار علی بھٹو کے عبرت ناک انجام پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم کالا پہاڑ صاحب نے بعض سوال کئے۔ جس کا جواب دیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر شروع کی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بیان کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی خدمات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور مولانا اشرف علی تھانوی و دیگر علماء کرام کے حوالہ جات پیش کئے۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ کافی تعداد میں مسلمان بھائی اور بہنوں نے جمع ہو کر ہماری تقاریر کو سُنا۔ اور اچھا اثر لیا۔

نماز عشاء کے بعد انفرادی تبلیغ کا اچھا موقعہ ملا۔ رات کو ہم مسجد میں قیام کئے۔ یہاں بھی انفرادی تبلیغ ہوئی۔ صبح کافی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مکرم کالا پہاڑ صاحب اور ان کے بیٹوں نے بہت اچھے رنگ میں ہماری تواضع کی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب بھائیوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پہچاننے کی توفیق عطا کرے آمین۔

خاکسار۔ شیخ عبد الحلیم مبلغ کٹک۔

اِعلان نِکاح

مورخہ ۱۰/۳/۷۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے مسماۃ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف صاحب ساکن حیدرآباد کے نکاح کا اعلان مکرم محمد حسام الدین صاحب ولد مکرم محمد معین صاحب ساکن ظہیر آباد کے ساتھ مبلغ گیارہ صد روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد سلیمان دہلوی درویش۔

اَخبارِ قادیان

★— مکرم قاضی محمود اکبر صاحب آف کنیڈا مع اہلیہ صاحبہ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے مورخہ ۱۳/۳/۷۸ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۷/۳/۷۸ کو واپس تشریف لے گئے۔

★— مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش اپنے بڑے بیٹے مکرم مبرور احمد صاحب مبشر کی شادی کے سلسلہ میں مورخہ ۱۰/۳/۷۸ کو کشمیر گئے۔ اسی روز بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے محترم حضرت بھائی اللہ دین صاحب نے کثیر احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم مبرور احمد صاحب مبشر کے نکاح کا اعلان مکرمہ امۃ الحی صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب میر آف باری پورہ کشمیر کے ساتھ قبل ازیں ہو چکا تھا۔ مکرم مبشر صاحب کے ساتھ برات میں مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ۔ مکرم محمد سعید صاحب انور مودھا اور مکرم رشید احمد صاحب ملکانہ وغیرہ بھی گئے ہوئے ہیں۔

★— مکرم قاضی عبد الحمید صاحب درویش کے شیر خوار بچے کی آنکھوں میں موتیا اُتر آیا ہے۔ امرتسر ہسپتال میں چیک کروایا گیا اگلے ماہ اپریشن تجویز کیا گیا ہے احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس معصوم کو کامل شفا دے۔

★— ہمارے بہت سے عزیز بچے اور بچیاں آجکل یونیورسٹی کے مختلف امتحانوں میں شریک ہو رہے ہیں احباب ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

★— مدرسہ احمدیہ کا ایک طالب علم عزیز صغیر احمد آف پونچھ کو اچانک دماغی عارضہ ہو گیا ہے جس کے پیش نظر عزیز کو مینٹل ہسپتال امرتسر لے جا کر طبی مدد حاصل کی گئی اس کے مطابق اس کا علاج ہو رہا ہے احباب اس بچے کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ جلد فضل فرمائے۔

درخواستِ دُعا

میری بہو عزیزہ شمیمہ بیگم سلمہا اللہ جو دو ماہ سے ہسپتال میں داخل تھی کل مورخہ ۱۱/۳/۷۸ کو بمبئی کے نائر ہسپتال میں پیٹ کا اپریشن ہو گیا ہے۔ جو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ عزیزہ کافی کمزور ہو گئی ہے۔ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اُسے صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت کے ساتھ بچوں کے سر پر سلامت رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ ہماری پریشانیوں کو اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ شریف احمد امینی ناظر دعوت و تبلیغ نزیل حیدرآباد۔

۵۹ ویں مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

(بقیہ صفحہ ۲)

ہم اُس رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے رحمۃٌ للعالمین قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم دُنیا کے لئے سراسر رحمت بن جائیں۔ ہمارے دلوں کے کسی حصّے میں بھی کبھی غصّہ اور حقارت کے جذبات پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ ہمیں بلا امتیاز ہر انسان کی مصیبت اور دُکھ کو دُور کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اپنے مقام کو سمجھو اور اس کے مطابق اعمال بجالاؤ تاکہ آخری زمانہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعہ اور آپؐ ہی کے فیض سے جس حسین اسلامی معاشرہ کا قیام مقدّر ہے اور جس کی آپؐ نے بشارت دے رکھی ہے اسے ہم اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کرلیں۔ اب مَیں اِس دُعا پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ سب کو صحت وعافیت سے رکھے۔ سفر وحضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور جو ذمّہ داریاں آپ نے رضا کارانہ طور پر قبول کی ہیں انہیں نبھانے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرے اور ہماری زندگیوں میں اپنی رحمتوں کے جلوے ہمیں دِکھائے۔ دُنیا میں خدائے واحد ویگانہ کا نام بلند ہو۔ اور اسلام دُنیا کے مشرق، مغرب شمال اور جنوب غرضکہ پورے کُرّہٗ ارض کا احاطہ کرلے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے دوران پُورا ہال رقّت، آہ وبکا اور سوز و گداز کی کیفیت سے معمُور رہا۔ اِس اجتماعی دُعا کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلسِ مشاورت بڑی کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی ؛

(الفضل ۳ اپریل ۱۹۷۸ء)

خلاصہ خُطبہ جُمعہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

بے شمار رحمتیں اس پر نازل ہورہی ہیں۔ اُس نے کائنات کی ہر شئے کو بلا استثنا انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔ اور خدائی انعامات کے ایک ساعت کے جلوے بھی اس کی عقل کے احاطہ سے باہر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر ہر آن نازل ہونے والے خدائی فضلوں کی چند مثالیں دینے کے بعد بتایا کہ درحقیقت انسان کیلئے اپنی زندگی کے کسی ایک لمحہ کو بھی ذکرِ الٰہی سے خالی رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ان خُدائی فضلوں اور رحمتوں کو دیکھتے ہوئے ہماری جماعت کے ہر فرد پر یہ دو اہم ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ (۱) اس کی زندگی کا کوئی لمحہ بھی خُدا تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ رہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اُسے جو اطمینان اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے اس کے پیشِ نظر اُس کے دِل میں ہمیشہ یہ تڑپ رہے کہ جو لوگ خُدا تعالےٰ سے دُور ہیں وہ بھی اس کے فضلوں کا مُشاہدہ کرکے اس کے پیار اور پھر اس پیار کے نتیجہ میں حقیقی اطمینان کو حاصل کریں۔ اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے انسانیت پر جو احسان فرمائے اُن کا مشاہدہ کرنے کے بعد وہ بھی آپؐ پر درُود بھیجتے ہوئے اپنی زندگی کے اوقات کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرلیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا، مجلسِ مشاورت کے ایّام میں ہمیں خصوصیّت کے ساتھ اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی سے معمور رکھنا چاہیئے۔ اور یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر سوچ اور فِکر کو راہِ راست پر رکھے۔ ہمارے فیصلوں میں برکت عطا فرمائے۔ اور ہم پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ آمین ؛

(الفضل مورخہ یکم اپریل ۱۹۷۸ء)

منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کے انتخاب کی منظوری اپریل ۱۹۸۰ء تک دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

لجنہ اماء اللہ — شورت

صدر لجنہ اماء اللہ : مکرمہ خاتونی بیگم صاحبہ زوجہ محمد شعبان صاحب زرگر۔
نائب صدر لجنہ : 〃 سکینہ بانو صاحبہ بنت عبدالغفار لون صاحب۔
سیکرٹری مال : 〃 حنیفہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر بشیر احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم : 〃 نسیمہ اختر صاحبہ بنت عبدالسّلام صاحب

لجنہ اماء اللہ — بھدرواہ

پہلی صدرِ لجنہ چلی گئیں اس لئے دوبارہ چُناو صرف صدر کا ہی ہُوا ہے۔
صدر لجنہ اماء اللہ : مکرمہ سلیمہ بانو میر صاحبہ

لجنہ اماء اللہ — کوٹ پلّہ

صدر لجنہ : مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ — سیکرٹری تعلیم : مکرمہ بصرہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ : مکرمہ آصفہ بیگم صاحبہ — نگران ناصرات : 〃 سارہ بیگم صاحبہ۔

لجنہ اماء اللہ — پینکال

صدر لجنہ : مکرمہ نُصرت جہاں بیگم صاحبہ — نائب صدر لجنہ : مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ (موصیہ)
سیکرٹری مال : مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ — سیکرٹری تربیت : 〃 بیرا بی بی صاحبہ (موصیہ)
سیکرٹری وصایا : 〃 عنبر بی بی صاحبہ — سیکرٹری تعلیم : 〃 رضیہ بیگم صاحبہ۔
نگران ناصرات : مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ — چار کوٹ

صدر لجنہ : مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ — سیکرٹری مال : مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ
سیکرٹری تربیت و اصلاح : مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب۔ نائب صدر : مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب

لجنہ اماء اللہ — برّہ پورہ

صدر لجنہ اماء اللہ — مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ
نائب صدر لجنہ اماء اللہ — 〃 بلقیس آراء صاحبہ۔
سیکرٹری مال — 〃 نور الاسلام صاحبہ
سیکرٹری تعلیم — 〃 شائستہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات الاحمدیہ — 〃 امۃ الکریم صاحبہ۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۲)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
Phone. 76360.

آٹو ونگس

لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس اور

نمائش } آپ کے تعاون کی ضرورت

احباب جماعت کے علم میں ہوگا کہ جون ۱۹۷۸ء میں لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس، حضرت عیسٰی علیہ السلام کے صلیب سے بچ نکلنے، کفنِ مسیح اور قبرِ مسیح کے بارہ میں منعقد کی جارہی ہے۔ جس میں تحقیقی مقالہ جات کے علاوہ متعلقہ لٹریچر اور تصاویر وغیرہ کی نمائش کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اگر آپ کے پاس اس سلسلہ میں کسی بھی زبان میں کوئی مواد موجود ہو تو عاریتہً یا قیمتاً بذریعہ ہوائی ڈاک جلد مہیا فرماکر ممنون فرماویں۔ تاکہ نمائش کی تیاری مکمل ہوسکے۔ اگر اس بارہ میں کوئی تجویز بھی بھجوانا چاہیں تو جلد اس سے مستفید فرماویں۔

خاکسار

رشید احمد چوہدری

سیکرٹری برائے نمائش (مسجد فضل لندن)

فہرست نمبر (۲۱)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی یکم اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظرِ اعلیٰ قادیان)

(۱) جماعت احمدیہ کٹک (اڑیسہ)

صدرِ جماعت : مکرم مولوی سید ابوصالح صاحب — نائب صدر : مکرم غلام مصطفٰے صاحب

سیکرٹری مال : ″ عبد الصمد خان صاحب۔ — سیکرٹری تبلیغ : ″ عبد الباسط صاحب۔

″ امورعامہ : ″ جبار الحق صاحب — ″ تعلیم وقاضی : ″ سید محمود احمد صاحب منیر۔

″ تحریک جدید : ″ سید ظفر الدین احمد صاحب — ″ وقفِ جدید : ″ صلاح الدین صاحب

″ ضیافت : ″ میر عطاء الرحمٰن صاحب — ″ وصایا : ″ سید سعید احمد صاحب۔

″ جوبلی فنڈ : ″ پروفیسر عبد الباسط صاحب ایم اے — آڈیٹر : ″ جناب انوار الحق صاحب

سیکرٹری رشتہ وناطہ : مکرم محمود احمد صاحب منیر

(۲) جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر)

سیکرٹری رشتہ وناطہ : مکرم غلام رسول صاحب

(۳) جماعت احمدیہ محبوب نگر (آندھرا پردیش)

صدر جماعت : مکرم محمد معین الدین صاحب۔

نائب صدر : مکرم منصور احمد صاحب۔ سیکرٹری مال : مکرم محمد یوسف الدین صاحب منصور۔

(۴) جماعت احمدیہ بریلی (یو۔پی)

صدر جماعت : مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب۔

سیکرٹری مال : ″ محمد ناصر صاحب قریشی۔

سیکرٹری تبلیغ : ″ خلیق احمد صاحب قریشی۔

جناب سردار آتما سنگھ صاحب وزیر ترقیات کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

۹ اپریل کو بمقام وڈالہ گرنتھیاں نزد قادیان جناب سردار آتما سنگھ جی وزیر ترقیات حکومت پنجاب تشریف لائے اور بلاک سمتی کی طرف سے منعقدہ کھیلوں کے موقعہ پر انعامات تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر جناب سردار مہندر سنگھ صاحب سروپ والیہ ایم۔ ایل۔ اے (حلقہ قادیان) نے جماعتِ احمدیہ کا مفید تعارف اپنی تقریر میں کروایا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولوی برکت علی صاحب نائب ناظر امورعامہ و مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی نے اس تقریب پر جناب وزیر موصوف کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا۔ (نامہ نگار)

نئے ایس ایس پی صاحب سے ملاقات

ضلع گورداسپور سے تین سال کے بعد جناب ایم۔ ایم بترہ صاحب ایس ایس پی اور جناب سردار جی۔ ایس اوجلہ صاحب ایڈیشنل ایس پی کا تبادلہ عمل میں آیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ ہر دو کی ہمدردی اور دیانتداری فرض شناسی کی وجہ سے مدّاح ہے۔

نئے ایس ایس پی جناب سردار گور اقبال سنگھ صاحب بھلّہ کی اس ضلع میں تشریف آوری پر جماعت احمدیہ کے وفد مشتمل بر مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے، مکرم چوہدری سعید احمد صاحب (نائب ناظر جائداد) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف، (آڈیٹر) اور مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام (نائب ناظر امورعامہ) نے بتاریخ ۶ اپریل گورداسپور میں ملاقات کرکے آپ کو خوش آمدید کہا۔ اور سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا جو آپ نے محبت سے قبول کیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فرائض میں کامیاب فرمائے۔ (نامہ نگار)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ } وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلص بھائیوں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں اُن میں سے اکثر کے وعدے خدا کے فضل سے وصول ہوچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں اُن کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ سے یاددہانی کروائی جاچکی ہے۔ ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق رقوم بھجوا کر ممنون فرماویں۔

یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ وناصر رہے اور ہمیشہ اُن کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

منظوری انتخاب لجنات بقیہ صفحہ (۱۱)

لجنہ اماء اللہ سوزو (اڑیسہ)

صدر لجنہ اماء اللہ : مکرمہ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ۔

نائب صدر لجنہ : ″ زینب بی بی صاحبہ۔

جنرل سیکرٹری لجنہ : ″ سیدہ نسیمہ خاتون صاحبہ۔

سیکرٹری مال ″ : ″ قریشہ بیگم صاحبہ۔

″ تعلیم وتربیت : ″ ملکہ بی بی صاحبہ۔

″ تبلیغ : ″ ممتاز بیگم صاحبہ۔

″ خدمتِ خلق : ″ ہاجرہ بی بی صاحبہ۔

نگران ناصرات : ″ خاتون بی بی صاحبہ۔